یہ روایت ابوبکر ابن عبداللہ بن محمد بن ابی سبرہ راوی کی وجہ سے سنداً ضعیف ہے، ابوبکر بن ابی سبرہ راوی ائمہ فن کے نزدیک بالاتفاق مجروح ہے؛ البتہ بعض علماء نے اس کی شان میں تعریفی جملے بھی کہے ہیں، مگر وہ اصطلاحی تعدیل میں سے شمار نہیں ہوتے، لیکن اس روایت پر موضوع کا اطلاق درست نہیں؛ کیوں کہ محض کسی راوی پر کذّاب، یا وضّاع کے اتہام سے روایت موضوع نہیں ہوتی، البتہ ضعیف ہو جاتی ہے۔ علامہ سخاویؒ فرماتے ہیں کہ: ''کسی کذّاب، یا وضّاع راوی کے تفرّد سے روایت موضوع نہیں ہو جاتی، جب تک کوئی اور خارجی قرینہ ساتھ نہ ہو۔'' ضعیف حدیث فضائل کے باب میں قبول ہوتی ہے اور استحباب بھی ثابت ہوسکتا ہے؛ چنانچہ علامہ سیوطیؒ فرماتے ہیں کہ: ''ائمہ فنِ حدیث کے ہاں ضعیف حدیث کی سند میں تساہل برتنا، اور موضوع کو چھوڑ کر ضعیف حدیثوں کو روایت کرنا، اور ان پر عمل کرنا ان کا ضعف بیان کیے بغیر جائز ہے، مگر اللہ تعالیٰ کی صفات اور احکام کی حدیثوں میں ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔'' اس وجہ سے بھی اس روایت کا موضوع میں شمار مناسب نہیں کہ جن علماء نے سنن ابن ماجہ کی موضوع حدیثوں کی نشاندہی کی ہے ان میں اس روایت کا ذکر نہیں ملتا، جیسے: ''ما تمس إليه الحاجة''، البتہ علامہ شوکانیؒ نے اس حدیث کو اپنی کتاب: ''فوائد مجموعہ'' میں ضعیف کے ضمن میں شمار کیا ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

''المرغوبات من الصيام أنواع أولها صوم المحرم والثاني صوم رجب والثالث صوم شعبان وصوم عاشوراء، وهو اليوم العاشر من المحرم عند عامة العلماء والصحابة رضي الله تعالى عنهم.'' (كتاب الصوم، الباب الرابع، ج:١، ص:٢٠٢، المطبعة الكبرى، مصر)

''الكفاية في علم الرواية'' میں ہے:

''سمعت أحمد بن حنبل، يقول: إذا روينا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في الحلال والحرام والسنن والأحكام تشددنا في الأسانيد، وإذا روينا عن النبي صلى الله عليه وسلم في فضائل الأعمال وما لا يضع حكما ولا يرفعه تساهلنا في الأسانيد.''

(باب التشدد في أحاديث الأحكام، ص:١٣٤، دائرة المعارف العثمانية)

فقط واللہ اعلم

فتویٰ نمبر: 144508101663 دارالافتاء: جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن

شبِ براءت سے متعلق خرافات اور اُن کا حل

سوال

شبِ براءت سے متعلق خرافات اور اُن کا حل کیا ہے؟

جواب

شریعتِ اسلامیہ نے جن متبرک راتوں میں جاگنے اور عبادت کے ذریعے انھیں زندہ کرنے کی تعلیم دی ہے، ان میں شعبان کی پندرہویں رات بھی ہے، جسے شبِ براءت کہا جاتا ہے، ہمارے نبی ﷺ کے پاکیزہ زمانے سے لے کر صحابہ کرام، تابعین، تبعِ تابعین رضی اللہ عنہم تک ہر زمانے میں اس رات کی فضیلت سے فائدہ اُٹھانے کا اہتمام کیا جاتا رہا ہے اور اللہ کے نیک بندے ہر زمانے میں اس رات میں خصوصی عبادت کا اہتمام فرماتے رہے ہیں، اس موقع پر کرنے کے کام کیا ہیں؟ اور مسلمانوں کو کن کن امور سے دور رہنا چاہیے؟ یہاں مختصراً اُنہیں بیان کیا جاتا ہے:

❶- طبعی نشاط وتحمل کے بقدر جاگ کر عبادت کرنا، مثلاً: نوافل، تلاوت، استغفار، دعا وغیرہ میں مشغولی اس دھیان کے ساتھ کہ صبح کی نماز متاثر نہ ہو؛ بلکہ عام دنوں کی طرح اس روز بھی فجر کی نماز کا اہتمام باجماعت ہو، شب کی نفلی عبادت کرنے کے بعد جسمانی تھکن کی وجہ سے اگر نماز قضا ہوگی یا جماعت فوت ہوجائے گی تو رات بھر کا بیدار رہنا بے کار ہوجائے گا۔

❷- پندرہویں تاریخ میں روزہ رکھنا، اس کا ثبوت اگرچہ ایک ضعیف حدیث سے ہے؛ لیکن اس اعتبار سے کہ یہ تاریخ ایامِ بیض میں سے ہے اور ایامِ بیض (۱۳، ۱۴، ۱۵) کے روزوں کا استحباب صحیح احادیث سے ثابت ہے؛ لہٰذا بہتر یہ ہے کہ ۱۳ اور ۱۴ شعبان کا بھی روزہ رکھے، نیز یکم شعبان سے لے کر ستائیس شعبان تک احادیث میں روزہ رکھنے کی فضیلت وارد ہے، اس لیے ان دووجہوں کی بنا پر اگر پندرہ شعبان میں روزہ رکھا جائے گا تو یقیناً موجبِ ثواب ہوگا؛ لیکن اس روزہ میں نفلی روزہ ہونے کے پہلو کو نظر انداز نہ کیا جائے، نفلی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس کا رکھنا باعثِ ثواب ہے اور اس کے ترک پر کوئی گناہ نہیں۔

❸- زندگی میں ایک آدھ مرتبہ اس شب میں قبرستان جاکر مرحومین کو ایصالِ ثواب کرنا، نبی کریم ﷺ سے بلاکسی کو بتائے ایک مرتبہ جنت البقیع میں تشریف لے جانا ثابت ہے؛ لہٰذا اتباعِ رسول کے جذبے سے کسی اہتمام اور پابندی کے بغیر اگر قبرستان چلے جائیں تو اجر کا باعث ہے، قبرستان جانے کو لازم نہ سمجھیں؛ اس کو شبِ براءت کے اعمال کا مستقل جزء نہ بنایا جائے کہ اگر قبرستان نہ گئے تو شبِ براءت ادھوری رہ جائے گی۔

شبِ براءت کے موقع پر یہ وہ امور ہیں جن کا ثبوت اسلامی تعلیمات سے ہے اور شرعی حدود کی رعایت کے ساتھ اُن کو بجالانا اجر وثواب کا ذریعہ ہے، اسی طرح کچھ اور کام ہیں جن کا شریعت اور دین کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے، لیکن لوگ اسے بڑے خوشی سے کرتے ہیں، اس موقع پر بعض ناواقف مسلمان آتش بازی کا بڑا اہتمام کرتے ہیں اور لاکھوں روپیہ اس پر خرچ کرتے ہیں، حالاں کہ شریعت میں اس کی کوئی اصل موجود نہیں ہے، بلکہ اس میں بے شمار مفاسد ہیں۔

اسی طرح اس موقع پر مساجد اور گھروں میں غیر معمولی چراغاں کیا جاتا ہے، اس میں اگر اپنا مال ہے تو ایک اس میں اسراف ہے اور دوسرا کفار اور ہندوؤں کے ساتھ مشابہت ہے جو از روئے شرع حرام اور ناجائز ہے اور اگر کسی دوسرے مسلمان کا مال اس میں شامل ہے تو اس میں خیانت کا گناہ بھی ہے۔

ایسے ہی حلوے کو شبِ براءت سے جوڑ دیا گیا؛ حالاں کہ حلوے کا شبِ براءت سے کوئی تعلق نہیں، پورا سال کبھی بھی حلوہ پکایا جائے، بُرا نہیں؛ لیکن خاص طور پر شبِ براءت میں حلوے کا اہتمام کرنے کا ثبوت نہ قرآن سے ہے، نہ کسی حدیث میں اس کا ذکر ہے، نہ ہی کسی صحابیؓ یا بزرگِ دین کے عمل سے اس کا پتہ چلتا ہے؛ بلکہ یہ بھی ایک خود ساختہ رسم ہے جو ہمارے معاشرے میں جڑ پکڑتی جارہی ہے۔

لہٰذا علماء کو چاہیے کہ عوام میں آگاہی پھیلائیں اور اس کا آسان حل یہ ہے کہ امام مسجد اس بات کا اہتمام کرے کہ عوام کو دین کے اندر ہونے والی تمام بدعات سے آگاہ کرے اور انہیں ان بدعات سے دور رہنے کی ترغیب دے۔ اسی طرح عوام کو بھی چاہیے کہ علماء کی باتوں پر عمل کرے اور اپنے گھر والوں اور تعلق والوں کو بھی ان باتوں سے آگاہ کرے اور خود بھی ممکن حد تک ان خرافات سے بچے اور دوسروں کو بھی ان سے بچائے۔

چنانچہ سنن ابن ماجہ میں ہے:

’’عن عائشةؓ، قالت: فقدت النبي – صلى الله عليه وسلم – ذات ليلة فخرجت أطلبه، فإذا هو بالبقيع، رافع رأسه إلى السماء، فقال: "يا عائشة، أكنت تخافين أن يحيف الله عليك ورسوله؟ " قالت: قد قلت، وما بي ذلك، ولكني ظننت أنك أتيت بعض نسائك، فقال: "إن الله تعالى ينزل ليلة النصف من شعبان إلى السماء الدنيا، فيغفر لأكثر من عدد شعر غنم كلب.‘‘ (سنن ابن ماجة، كتاب الصلاة، باب ما جاء في ليلة النصف من شعبان، رقم الحديث: ١٣٨٩، ج:٢، ص: ٣٩٩، ط: دار الرسالة العالمية، بيروت)

ایک اور جگہ ابن ماجہ میں ہے:

’’عن علي بن أبي طالب، قال: قال رسول الله – صلى الله عليه وسلم –: "إذا كانت ليلة النصف من شعبان، فقوموا ليلها، وصوموا نهارها، فإن الله ينزل فيها لغروب الشمس إلى سماء الدنيا، فيقول: ألا من مستغفر لي فأغفر له، ألا مسترزق فأرزقه، ألا مبتلى فأعافيه، ألا كذا ألا كذا، حتى يطلع الفجر.‘‘ (سنن ابن ماجة، كتاب الصلاة، باب ما جاء في ليلة النصف من شعبان، رقم الحديث: ١٣٨٨، ج:٢، ص: ٣٩٩، ط: دار الرسالة العالمية)

فقط واللہ اعلم

فتویٰ نمبر: 144508101072 دار الافتاء: جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن

..... ❁ ..... ❁ ..... ❁ .....